

اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ

تحریر میں درود پیدل کے بغیر ہر ایک کو شائع کرنے کی اجازت ہے

شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کے عقائد اور ان پر الزامات کی حقیقت

مؤلف

مولانا
ساجد خان

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
مدرس دارالعلوم مدنیہ

شائع کردہ: جمعیت اہل السنۃ والجماعۃ

باہتمام: محمد شفیق جبرال

مصنف کی دیگر مطبوعہ تصانیف و رسائل

- (۱) مناظرہ کوہاٹ: ۲۰۱۲ میں کوہاٹ میں جشن عید میلاد النبی ﷺ پر ہونے والے مناظرے کی مکمل روئیداد
- (۲) الاربعین فی مناقب امیر المومنین: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل پر چالیس مستند احادیث کا مجموعہ
- (۳) تحریک آزادی اور شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی
- (۴) دفاع اہل السنۃ والجماعۃ (جلد اول)
دارالعلوم دیوبند کی تقابلیت سے مزین اس کتاب میں علمائے اہل السنۃ والجماعۃ پر ہونے والے تمام اعتراضات کے انتہائی مفصل و مدلل جوابات دئے گئے ہیں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب جو طبع ہو کر منظر عام پر آگئی ہے۔
- (۵) الاربعین فی مناقب الخلفاء الراشدين (غیر مطبوعہ): خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب پر چالیس احادیث کا مجموعہ
- (۶) آزار ابراہیم علیہ السلام کے والد تھے اور ایمان ابوبن مصطفیٰ - آزر و ایمان و کفر والدین مصطفیٰ ﷺ پر تحقیقی مقالہ اور اشکالات کے مدلل جوابات
- (۷) مسلک اعلیٰ حضرت: احمد رضا خان کے تشیع پر ناقابل تردید دلائل
- (۸) ازالۃ الواسواس عن اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما: سات زمینوں کے متعلق حدیث پر محققانہ کلام
- (۹) مناظرہ علم غیب: سوات میں ہونے والے علم غیب کے موضوع پر مناظرہ کی روئیداد
- (۱۰) صوفی مسعود احمد صدیقی لاٹانی سرکار بریلوی کی مختصر سوانح حیات
- (۱۱) کردار یزید: یزید کے فسق پر محققانہ گفتگو اور تاریخی کتب کے اصل نکلوس (سکین) کے ساتھ اہلسنت کا موقف واضح کیا گیا ہے اپنے باب میں ناقابل تردید دلائل پر مشتمل
- (۱۲) اعلان النکیر علی اصحاب عید الغریر: ۱۸ ذوالحجہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے یوم شہادت پر اہل تشیع کی طرف سے منائی جانے والی عید غدیر کا پس منظر اور اس کا بدعت ہونا شیعہ مسلمات سے
- (۱۳) تحریک لبیک اور علامہ خادم حسین رضوی کی حقیقت
- (۱۴) مروجہ حیلہ اسقاط پر ایک نظر مع روئیداد مناظرہ حیلہ اسقاط
- (۱۵) طاہر القادری اور مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ جہاد و امن

مزید تفصیلات کیلئے

بسم الله الرحمن الرحيم

ماضی قریب میں سعودی عرب میں ایک مصلح شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی مرحوم کے نام سے گزرے ہیں۔ جو توحید کی دعوت لیکر اٹھے اور پورے عرب پر چھا گئے۔ شیخ کو ان کے دور ہی میں ان کے سیاسی و مذہبی مخالفین خصوصاً قبر پرستوں نے بہت زیادہ بدنام کیا۔ ہماری معلومات کے مطابق شیخ احمد زینی دحلان وہ شخصیت ہے جس نے شیخ کو بدنام کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، اور شیخ کی طرف ایسے مکروہ عقائد منسوب کئے جو کسی مسلمان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتے۔ یہ مذموم پروپیگنڈا اس منظم طریقے سے پھیلا گیا کہ اہل السنۃ والجماعۃ کی بعض معروف شخصیات بھی اس کا شکار ہو گئی تھیں۔

لیکن جیسے جیسے شیخ اور ان کے متبعین کی کتب و دینی لٹریچر منظر عام پر آنے لگا صورتحال کافی حد تک واضح ہونے لگی۔ کچھ عرصہ قبل سعودی حکومت نے شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدیؒ کے تمام رسائل و کتب کو کئی جلدوں میں شائع کیا۔ جس سے شیخ کی تعلیمات، عقائد و نظریات پر کافی حد تک روشنی پڑتی ہے۔ اور اس مذموم پروپیگنڈے جو شیخ کے خلاف پھیلا گیا کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ انہی رسائل میں سے ایک ایسا رسالہ ہماری نظر سے گزرا۔ جس میں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے نہ صرف اپنے عقائد کو واضح انداز میں پیش کیا بلکہ ان کے خلاف جو الزامات گردش میں تھے اس کی بھی واضح تردید کی۔

رسائل کا یہ مجموعہ جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے ”الرسائل الشخصية“ کے نام سے چھپا ہے۔ یہ شیخ کے پانچ رسائل کا مجموعہ ہے جسے جامعۃ الامام محمد بن سعود، الریاض، المملكة العربیة السعودیة نے شیخ صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان اور شیخ محمد بن صالح العثیمین کی تحقیق سے شائع کیا۔

اس میں پہلا رسالہ شیخ کے عقائد کے بارے میں ہے جو انہوں نے اہل التقصیم کی طرف لکھا تھا، جنہوں نے شیخ کے عقائد کے بارے میں ان سے سوال کیا تھا اور ان کی طرف منسوب بعض باتوں کی وضاحت طلب کی تھی۔ یہ خط شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی مرحوم کے نظریات کے بارے میں بنیادی ماخذ کا درجہ رکھتا ہے۔

اب ہم افادہ عام کیلئے اس رسالے کا عام فہم مفہوم آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی مرحوم کے عقائد

(۱) میں اللہ اور اس کے موجود فرشتوں اور تمہیں گواہ کر کے یہ کہتا ہوں کہ میرا وہی عقیدہ ہے جو فرقہ ناجیہ اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے۔ یعنی اللہ اس کے فرشتوں، تمامی کتب، جمیع رسل، موت کے بعد بعثت اور تقدیر خواہ خیر ہو یا شر پر ایمان رکھتا ہوں۔

(۲) اسی طرح ہم اللہ کی ذات و صفات پر ایمان رکھتے ہی جس کو اس نے اپنی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی زبانی بیان کیا بغیر کسی تحریف و تعطیل کے۔

(۳) پس ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ کوئی شے اللہ کے مثل نہیں وہ ذات سمیع و بصیر ہے۔ ہم اس کی صفات میں سے نہ تو کسی صفت کی نفی کرتے ہیں اور نہ ہی اس کی صفات کو مخلوقات کی صفات کے مثل جانتے ہیں۔ پس ہم ہر اس عیب کی اس سے نفی کرتے ہیں جو اہل باطل اس کی ذات کیلئے ثابت کرتے ہیں۔

(۴) خوب جان لو کہ فرقہ ناجیہ اہل السنۃ والجماعۃ افعال باری تعالیٰ میں قدریہ و جبریہ کے درمیان ہے (یعنی قدریہ سب کچھ تقدیر پر ڈال دیتی ہے اور جبریہ انسان کو مجبور محض جانتے ہیں۔ جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ اللہ تعالیٰ کو افعال کا خالق اور مخلوق کو کاسب سمجھتے ہیں) اسی طرح ایمان کے باب میں خوارج و معتزلہ کے درمیان ہے (یعنی خوارج گناہ کبیرہ کی وجہ سے مسلمان کو ایمان سے خارج اور کفر میں داخل سمجھتے ہیں اور معتزلہ ایمان سے تو خارج لیکن کفر میں داخل نہیں سمجھتا جبکہ فرقہ ناجیہ کے نزدیک نہ ایمان سے خارج ہوتا ہے نہ کفر میں داخل ہوتا ہے) اور اصحاب رسول ﷺ کے باب میں خوارج اور روافض کے درمیان ہے (یعنی خوارج اہل بیتؑ کے دشمن اور روافض صحابہ کرامؓ کے دشمن۔ جبکہ اہل السنۃ دونوں سے محبت کرنے والے)

(۵) ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اسی سے نکلا اور وہ اس پر متکلم ہے اور اللہ نے اس کو نازل کیا اپنے بندے اور رسول اور اپنی وحی پر امین اور اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان سفیر یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔

(۶) ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فعال لہا یرید ہے۔ کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے اسی

کی مشیت واردہ اور تدبیر سے ہوتا ہے۔ اور لوح محفوظ میں جو کچھ لکھ دیا گیا ایک سطر اس سے کوئی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

(۷) ہم ان تمام چیزوں پر ایمان رکھتے ہیں جو واقع ہوں گی مرنے کے بعد اور جس کی خبر دی رسول اللہ ﷺ نے۔ جیسے قبر کا عذاب و تنعیم۔ ارواح کا ان کے اجسام کی طرف لوٹا یا جانا۔ پس لوگ کھڑے ہوں گے حساب و کتاب کیلئے ننگے پریشان حال، سورج ان کے سروں پر ہوگا، میزان عدل لگایا جا چکا ہوگا، اور اس میں ان کے نامہ اعمال تو لے جائیں گے۔ نامہ اعمال تقسیم کر دئے جائیں گے۔ پس کوئی اسے دائیں ہاتھ میں پکڑنے والا ہوگا کوئی بائیں ہاتھ میں۔

(۸) ہم حوض کوثر، حوض رسول ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ جس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہوں گے جو اس سے ایک دفعہ پانی پنی لے گا پھر کبھی پیا سا نہ ہوگا۔

(۹) ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ پل صراط جہنم پر بچھایا جا چکا ہے اور یہ کہ لوگ اس پر سے اپنے اعمال کے بقدر آسانی و مشقت سے گزریں گے۔

(۱۰) ہم نبی کریم ﷺ کی شفاعت پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اور آپ ﷺ ہی کی ذات سب سے پہلے شفاعت کرنے والی ہوگی اور آپ ﷺ ہی کی ذات وہ ذات ہے جس کی شفاعت سب سے پہلے قبول کی جائے گی۔ ہم گمراہوں اور بدعتیوں کیلئے شفاعت مصطفوی ﷺ کے منکر ہیں۔ ہاں مگر اللہ کی اجازت اور رضامندی کے بعد۔

(۱۱) ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ جنت و جہنم کو پیدا کیا جا چکا ہے، اور وہ موجود ہیں۔ اور وہ اب کبھی فنا نہ ہوں گے۔

(۱۲) ہم روایت باری تعالیٰ پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس بات پر ہمارا ایمان ہے کہ مومنین اپنے رب کو ایسے دیکھیں گے جیسے چود ہو میں کے چاند کو دیکھتے ہیں۔

(۱۳) ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خاتم النبیین والمرسلین ہیں۔ آپ کے بعد نہ تو کوئی جدید نبی آئے گا نہ رسول۔ آدمی کا ایمان اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا جب تک آپ کی رسالت پر ایمان نہ لے آئے اور آپ کی نبوت کی گواہی نہ دیدے۔

(۱۴) ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ امت میں سب سے افضل ابو بکر صدیق، پھر عمر فاروق، پھر عثمان ذوالنورین، پھر علی المرتضیٰ ہیں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔ ان کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ، پھر اصحاب بدر، پھر بیعت رضوان والے اور پھر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم۔

(۱۵) ہم صحابہ کرام کا ذکر صرف خیر کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔ اور ان کے درمیان جو مشاجرات ہوئے ان میں سکوت کرتے ہیں۔ اور ہم ازواج مطہرات کو ہر قسم کی برائی سے پاک سمجھتے ہیں۔

(۱۶) ہم اولیاء اللہ کی کرامات کو مانتے ہیں۔ اسی طرح جو ان کیلئے مکاشفات والہامات ثابت ہیں ان کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے حقوق میں سے کسی حق کے مستحق نہیں (یعنی خدائی صفات ان کیلئے ثابت نہیں کرتے) اور نہ ان سے حاجات کو طلب کرتے ہیں۔

(۱۷) ہم کسی مسلمان کیلئے یقینی طور پر نہ تو جنت اور نہ ہی جہنم کی گواہی دیتے ہیں۔ مگر ہاں وہ جن کے جنتی ہونے کی گواہی خود رسول اللہ ﷺ نے دی تو بلاشبہ وہ جنتی ہیں۔ لیکن نیکوں کا رول کیلئے جنت کی امید اور بدکاروں کیلئے جہنم کا خوف ضرور رکھتے ہیں۔

(۱۸) ہم امت مسلمہ میں سے کسی کی بھی کسی گناہ خواہ صغیرہ ہو یا کبیرہ پر تکفیر نہیں کرتے۔ اور اس کے سبب نہ ہی ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

(۱۹) اور ہم جہاد کو جائز سمجھتے ہیں ہر نیک و بد امام کے ساتھ۔ اسی طرح جماعت کے ساتھ نماز بھی ہر نیک و بد کے پیچھے جائز سمجھتے ہیں۔

(۲۰) اور جہاد رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے لیکر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اس امت کا آخری گروہ دجال سے نہ لڑے۔ اس جہاد کے عمل کو نہ تو کسی ظالم کا ظلم اور نہ ہی کسی عادل کا عدل ختم کر سکتا ہے۔

(۲۱) اور ہم ائمۃ المسلمین کی اطاعت خواہ وہ حکمران نیک ہوں یا فاسق کو واجب سمجھتے ہیں۔ جب تک کہ وہ کسی گناہ کا حکم نہ دیں۔

(۲۲) اور جو حکمران ہو گیا اور لوگوں کا اس کی حکومت پر اتفاق ہو گیا تو اب اس کے خلاف خروج جائز نہیں۔

(۲۳) اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۲۴) اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ایمان نام ہے اقرار باللسان، عمل بالارکان اور تصدیق بالجنان کا۔ ایمان نیکی سے بڑھتا ہے اور گناہ سے گھٹتا ہے۔ اور اس کے کم و بیش شرعے ہیں۔ سب سے اعلیٰ شہادۃ اَن لا اله الا الله، اور سب سے ادنیٰ راستے سے کسی تکلیف دہ شے کو بھٹانا۔

(۲۵) جہاں شریعت محمدیہ نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ضروری قرار دیا ہے وہاں ہم اس کو واجب سمجھتے ہیں۔

الزامات کی تردید

مجھ کو یہ بات پہنچی کہ بعض لوگوں نے مجھ پر ایسے جھوٹ گھڑے کہ جس کو میں نے کبھی نہیں کہا اور ان میں سے اکثر تو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ مثلاً

(۱) میں مذاہب اربعہ کو باطل کرنے والا ہوں۔ (معاذ اللہ)

(۲) اور میری طرف یہ منسوب کیا گیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ مسلمان چھ سو سال سے گمراہی پر ہیں۔ (معاذ اللہ)

(۳) اور خود اجتہاد کا مدعی ہوں اور تارک تقلید ہوں۔

(۴) اور ان لوگوں کی تکفیر کرتا ہوں جو صالحین سے تبرک کے قائل ہیں۔

(۵) اور امام بوصیری کی تکفیر کرتا ہوں ان کے اس شعر یا اکرہ الخلق کی وجہ سے۔

(۶) اور یہ کہتا ہوں کہ اگر میرا بس چلے تو میں روضہ رسول ﷺ پر بنے ہوئے گنبد خضراء کو گرا دوں۔ (معاذ اللہ)

(۷) اور اگر میرا بس چلے تو کعبۃ اللہ کا پرنا لے کر لڑی کا لگا دوں۔

(۸) اور میں نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کو حرام کہتا ہوں۔ (معاذ اللہ)

(۹) اور اسی طرح والدین یا دیگر مومنین کی قبور کی زیارت کا منکر ہوں۔

(۱۰) اور اسی طرح میں تکفیر کرتا ہوں ان لوگوں کی جو اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم کھائیں۔

(۱۱) اور ابن الفارض اور ابن العربی کی تکفیر کرتا ہوں۔

(۱۲) اور میں نے دلائل الخیرات اور روض الریاحین کو جلادینے کا حکم دیا اور روض الریاحین

کو روض اشیا طین کہتا ہوں۔ (معاذ اللہ)

جواب

ان ساری بکواسات کا میری طرف سے جواب یہ ہے کہ سبحانک ہذا بہتان عظیم۔

ربا!!! تیری ذات پاک ہے یہ مجھ پر بہت بڑا بہتان ہے۔

ہاں یہ ضرور کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک لا الہ الا اللہ کا معنی اور مقصد نہ جان لے۔ اور ہاں اسی طرح اس شخص کی تکفیر کرتا ہوں جو غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے کیلئے اس کی نذر مانے اسی طرح جو غیر اللہ کے تقرب کیلئے کوئی جانور ذبح کرے تو یہ کفر اور ذبیحہ حرام ہے۔ یہ مسائل بالکل حق ہیں اور میں اسی کا قائل ہوں۔ اور میں اس پر کلام اللہ، سنت رسول ﷺ اور وہ علماء جن کی خلق پیروی کرتی ہے جیسے آئمہ اربعہ کے اقوال سے دلائل رکھتا ہوں۔ اور اس پر میں نے ایک مستقل رسالے میں تفصیل لکھی ہے۔



یہاں رسالہ ختم ہوا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب کے دیگر رسائل سے بھی اس باب میں کچھ تفصیل نقل کر دی جائے۔ سو ملاحظہ ہو:

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

اور یہ جو ہم پر جھوٹ گھڑے گئے کہ ہم معاذ اللہ قرآن کی من مانی تفسیر کرتے ہیں، اور اس کے مطالب بیان کرنے میں کسی معتمد تفسیر کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتے، اور ہم اسی حدیث کو لیتے ہیں جو ہماری عقل کے مطابق ہو اور حدیث کی تشریح میں کسی مستند شرح کی طرف مراجعت نہیں کرتے، اور ہم نبی کریم ﷺ کا رتبہ گھٹاتے ہیں یہ کہہ کر کہ معاذ اللہ وہ قبر میں ریزہ ریزہ ہو گئے، اور ہماری لاٹھی ان سے زیادہ نفع مند ہے، اور وہ کسی قسم کی شفاعت نہیں کر سکتے، اور ان کی قبر مبارک کی زیارت کرنا متحب نہیں، اور جب تک آیت مبارکہ فاعلمہ أنه لا اله الا الله نازل نہیں ہوئی تھی جو کہ مدنی ہے وہ لا الہ الا اللہ کا مطلب بھی نہیں جانتے تھے، اور ہم علماء امت کی آراء کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور ان کی مکتب جلادینے کے قائل ہیں کہ اس میں حق و باطل ہر قسم کی باتیں ہیں، اور ہم مجرمہ میں اور علی الاطلاق مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں، اور ہم کسی کو اس وقت تک بیعت

نہیں کرتے جب تک کہ وہ اس کا اقرار نہ کر لے کہ وہ پہلے مشرک تھا، اور اس کے ماں باپ کفر پر مرے، اور ہم نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے سے منع کرتے ہیں، اور زیارت قبور کو مطلقاً حرام جانتے ہیں۔

اللہ کی پناہ! یہ سب کی سب خرافات ہیں۔ اور ان سب خرافات کے جواب میں ہمارا ایک ہی جواب ہے سبحانک هذا بہتان عظیم پس ان میں سے جو بات بھی کوئی ہماری طرف منسوب کرتا ہے وہ ہم پر جھوٹ بول رہا ہے اور افتراء گھڑ رہا ہے۔

جس کسی نے ہمارے حالات کا مشاہدہ کیا ہے اور ہمارے ساتھ رہا ہے تو وہ یقینی طور پر اس بات کو جان لے گا کہ یہ سب خرافات ہیں جو ہماری طرف منسوب کی گئی ہیں لوگوں کو ہم سے متنفر کرنے کیلئے۔

(الدرر النبیہ، ج ۱ ص ۲۲۹، ۲۳۰، بحوالہ الوہابیہ، ص ۴ ص ۲۹)

شیخ کا حضور ﷺ کے متعلق واضح نظریہ

شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی پر سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ وہ معاذ اللہ حضور ﷺ کے بہت بڑے گستاخ ہیں حتیٰ کہ وہ کہتے تھے کہ میری لائٹی معاذ اللہ حضور ﷺ سے زیادہ طاقتور ہے۔ درود شریف کے سخت منکر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان سب خرافات کی تردید ماقبل میں گزر چکی ہے۔ مگر یہاں خاص طور پر حضور ﷺ کے بارے میں اور درود کے بارے میں ان کا نظریہ کیا تھا؟ ملاحظہ ہو:

”ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق میں نبی کریم ﷺ کا رتبہ علی الاطلاق سب سے اعلیٰ ہے۔ اور یہ کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں حیات برزخہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ جو شہداء کی حیات سے بھی اعلیٰ ہے۔ اور وہ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں۔ اور آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت مسنون ہے، اور جو اپنے قیمتی لمحات حضور ﷺ پر درود پڑھنے میں صرف کرے تو اس نے دونوں جہانوں کی کامیابی کو پالیا اور یہ درود اس کے غموں اور پریشانیوں کو دور کرنے کیلئے کافی ہو جائے گا۔“

(الدرر النبیہ، ج ۱ ص ۲۳۰، ۲۳۱، الوہابیہ، ج ۵ ص ۱)

خدا را انصاف کریں !!!

یہ ہیں اس شخص کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے عقائد اور اتہامات کی تردید۔ کیا اس کے بعد بھی کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ محض کسی کی سنی سنائی باتوں پر کان دھرتے ہوئے ان کی طرف ایسے عقائد منسوب کرے کہ جس کو پڑھ کر شیطان بھی شرماتا ہے؟ جن تک حقیقت نہیں پہنچی وہ تو معذور ہیں، لیکن جن کے سامنے سب کچھ واضح ہو گیا کیا ان کے پاس اب کوئی عذر رہا؟ نواب احمد رضا خان فاضل بریلوی نے اپنی بدنام زمانہ کتاب ”الکوکتہ الشہابیہ“ میں حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایسے ایسے کفریات منسوب کئے جس کے بارے میں خود لکھتے ہیں کہ کسی پنڈت و پادری کو بھی نہ سوجھیں گے، لیکن اس سب کے باوجود وہ ان کی تکفیر سے کف لسان کرتے ہیں کہ ان کی تاویل ہو سکتی ہے۔ اور بعد والوں نے یہ کہا کہ شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے توبہ کر لی تھی اس لئے تکفیر نہیں کی۔ تو جو شیخ نجدی خود ان کفریات کی تردید اپنے قلم سے کر دے اسے بہتان و افتراء کہے اور اپنے عقائد کو واضح کر دے اس پر فتوے بازی آخر کہاں کا انصاف ہے؟

میں نے آج سے کچھ عرصہ پہلے بدعتی مناظرین سے رابطہ کر کے یہ مطالبہ کیا کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ کی اپنی کتاب سے اس کی کوئی ایسی عبارت جو صریح اور واضح طور پر گستاخی بنتی ہو پیش کریں۔ تو سوائے خاموشی کے دوسری طرف کچھ نہ تھا۔ آخر کافی تک و دو کے بعد ایک صاحب کہنے لگا کہ نجدی نے اپنی کتاب التوحید میں قرآن مجید کی آیت:

فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

کے بارے میں کہا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

جواب: شیخ مرحوم کی عبارت اس طرح ہے:

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان جبکہ انہیں تندرست بچہ دیا انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس چیز میں کہ انہیں دیا سو اللہ کے شریک سے برتر ہے۔۔۔ ابن حزم کہتے ہیں مسلمانوں کا اتفاق ہے جس نام پر غیر اللہ کی عبودیت ہو وہ حرام ہے جیسے عمر کا بندہ، کعبہ کا بندہ اور جو نام اس قسم کے ہوں صرف عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔ ابن عباسؓ نے اعراف کی آیت مذکورہ کی یہ تفسیر کی ہے

جب آدم وحواء ملے تو یہ حاملہ ہوئیں، اسوقت ابلیس انکے پاس آیا اور کہا میں وہی ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکالا تم میری بات مانو ورنہ اس کے سر پر بارہ سنگ کے دو سنگ کرونگا جو تمہارا پیٹ چیر کر نکلے گا اور ایسا کروں گا اس طرح انہیں ڈرایا، ورنہ اس کا نام عبد الحارث رکھنا، ان دونوں نے اس کی اطاعت نہ کی بچہ ہوا مگر مردہ پھر دوبارہ حمل رہا تب بھی شیطان نے آکر ایسی ہی گفتگو کی انہوں نے اس کی بات نہ مانی بچہ مردہ ہوا اس پر بارہ حاملہ ہوئیں تب آکر پھر کہا انہیں بچے کی محبت آگئی اور اس کا نام عبد الحارث رکھا یہی معنی میں جَعَلَا لَهُ شَرَّ كَاءٍ کے، اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔

(کتاب التوحید مترجم، ص ۱۴۵، ۱۴۶، میر محمد کتب خانہ کراچی)

پہلی بات تو یہ کہ شیخ نجدی مرحوم نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کی بلکہ آگے تفسیر ابن ابی حاتم کا حوالہ دیا۔ اور تفسیر ابن ابی حاتم میں یہ قول حضرت ابن عباس سے مروی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو: (ص ۱۶۳۳)

پھر اس آیت کی تفسیر میں ابن الجوزی لکھتے ہیں:

وقال مجاهد: كان لا يعيش لأدم ولد، فقال الشيطان: إذا وُلد لكما ولد فسمياه عبد الحارث، فأطاعاه في الاسم، فذلك قوله تعالى: جَعَلَا لَهُ شَرَّ كَاءٍ فِيمَا أَتَاهُمَا، هذا قول الجمهور (زاد المسير، ج ۲، ص ۱۷۸)

مجاہد تابعی نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی کوئی اولاد زندہ نہ رہتی پس شیطان نے ان سے کہا کہ اب جو تمہارا بچہ پیدا ہو تو اس کا نام عبد الحارث رکھنا پس انہوں نے نام رکھنے میں اس کی پیروی کی یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے جَعَلَا لَهُ شَرَّ كَاءٍ فِيمَا أَتَاهُمَا۔ یہ قول جمهور مفسرین کا ہے۔

پس اگر یہ گستاخی ہے تو اس گستاخی میں حضرت شیخ محمد بن عبد الوہاب تنہا نہیں بلکہ حضرت عبد اللہ ابن عباس جیسے جلیل القدر صحابی رسول ﷺ اور مجاہد جیسے تابعی اور جمهور امت۔ بدعتی ہمت کریں اور ان سب پر فتویٰ لگائیں۔ (کم و بیش یہی شان نزول ان تفاسیر میں بھی ہے:

(البحر المحیط، ج ۵، ص ۲۴۶، غازن ج ۲، ص ۲۸۱، تفسیر رازی، ج ۱۵، ص ۴۲۷، بغوی، ج ۳، ص ۳۱۱، تفسیر ماوردی، ج ۲، ص ۲۸۶، طبری، ج ۱۰، ص ۶۲۳، سمرقندی، ج ۱، ص ۵۷۴، ابن کثیر، ج ۳، ص ۷۵)

آخر میں ہم اس کی وضاحت کر دیں کہ ہم شیخ صاحب کو نہ تو معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں اور نہ ہی اسے اپنے ان مشائخ و اکابر میں سے سمجھتے ہیں جن کا قول و فعل ہم پر حجت ہو۔ ان سے دلائل کی روشنی میں اختلاف کرنے کا ہر ایک کو حق ہے اور یہی شیخ کا بھی نظریہ تھا۔ ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ ہم نے شیخ کی کتب جہاں تک پڑھی ہمیں یہی سمجھ آیا کہ اصولی عقائد میں ان کا اعتقاد وہی تھا جو اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔ اگر کوئی اس کے خلاف دعویٰ کرتا ہے تو فعلیہ البیان والبرہان۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

دیگر نظریات

عراق کے ایک عالم عبد الرحمن بن عبد اللہ السویدی کو لکھے گئے ایک خط میں فرماتے ہیں:

أخبرك أني ولله الحمد متبع، ولست بمبتدع، عقيدتي وديني الذي أدين الله به مذهب أهل السنة والجماعة الذي عليه أئمة المسلمين، مثل الأئمة الأربعة وأتباعهم إلى يوم القيامة۔ (مجموعه مؤلفات الشيخ "الرسائل الشخصية" ج ۵، ص ۳۶)

میں الحمد للہ متبع سنت ہوں بدعتی نہیں، میرا دین و عقیدہ وہی ہے جو اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔ جس پر مسلمانوں کے بڑے بڑے آئمہ جیسے آئمہ اربعہ (امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) اور ان کے متبعین گامزن ہیں قیامت تک کیلئے۔ سعودی عالم شیخ احمد بن عبد العزیز بن عبد اللہ الحصین لکھتے ہیں:

عقيدة الشيخ هي عقيدة السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار، عقيدة الرسول صلى الله عليه وسلم وأصحابه والتابعين لهم بإحسان، عقيدة أئمة الهدى، أبي حنيفة، والشافعي ومالك وأحمد وسفيان الثوري

وابن عیینة وابن المبارک والبخاری ومسلم وأبی داود، وسائر أهل السنن وأهل الفقه والأثر کالأشعری وابن خزيمة وابن تيمية وابن القيم والذهبي وابن کثیر رحمهم الله تعالى

(دعوة الامام محمد بن عبد الوہاب سلفیہ لا و ہابیہ ص ۸۴)

شیخ کا عقیدہ وہی تھا جو سلف و صالحین کا عقیدہ تھا، جو رسول اللہ ﷺ ان کے صحابہ و تابعین، نیز ائمہ ہدی یعنی امام ابی حنیفہ امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل سفیان ثوری، ابن عیینہ، عبد اللہ ابن مبارک، امام بخاری و مسلم و امام ابو داود، اور تمامی اہل السنۃ والجماعۃ خواہ اہل فقہ ہوں یا اہل حدیث جیسے اشعری، ابن خزیمہ، ابن تیمیہ، ابن القیم، ذہبی، ابن کثیر کا عقیدہ تھا۔ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

یہ کتاب سعودی عرب سے سرکاری طور پر چھپی ہے۔

(۱) شیخ روح مع الجسم کے ساتھ معراج کے قائل تھے۔ (مختصر زاد المعاد، ص ۱۷۱)

(۲) شیخ روح کا بدن کے ساتھ تعلق کے قائل تھے اور اس پر ایک عجیب مثال دی کہ سورج کو دیکھو کتنا بلند ہے لیکن اس کی گرمی کی تاثیر زمین پر ہے تو سورج سے کئی درجہ اعلیٰ ہے۔

(مختصر زاد المعاد، ص ۱۷۲)

(۳) فقہ آئمہ اربعہ کے اقوال کو پیش کرتے اور ان سے استدلال کرتے۔ ان کی کتاب

”مختصر الانصاف والشرح البکیر“ میں اسی بنیاد پر ہے۔

سعودی مفتی اعظم شیخ عبدالعزیز بن باز ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

”ان کا عقیدہ قرآن و حدیث پر عمل پیرا سلف و صالحین کے منہج کے مطابق خالص سنت، بیجا تاویل اور فلسفہ بیان کرنے میں وقت ضائع نہیں کرتے نہ ہی اسے اپنے عقیدے میں کوئی دخل دیتے ہیں۔ ہاں فروعی مسائل میں ان کا مذہب حنبلی تھا۔ لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور ان کے علاوہ کسی دوسرے امام کے جامد مقلد نہیں تھے قرآن و حدیث سے دلیل مل جاتی تو اسے قبول کر لیتے اور دوسرے مذاہب کے اقوال و دلائل کو چھوڑ دیتے تھے۔ یعنی وہ عقیدے اور فروعی مسائل میں مستقل فکر کے مالک تھے۔“

(امام محمد بن عبد الوہاب دعوت و سیرت، ص ۶ مترجم)

کم و بیش یہی بات ان کے ”مجموعہ فتاویٰ و مقالات متنوعہ“ کی جلد اول ص ۷۴ پر بھی مل جائے گی۔

یعنی شیخ محمد بن عبد الوہاب حنبلی المسلک تھے اور مقلد تھے۔

شیخ کے پوتے شیخ عبداللطیف لکھتے ہیں:

”اصول میں وہ اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد پر کار بند تھے اور فروع میں امام احمد بن حنبل کے مقلد تھے۔ ان کا کوئی قول ایسا نہیں ملے گا جو آئمہ اربعہ کے مخالف ہو۔

(مجموعۃ الرسائل النجدیہ ط (۱) ۳/ ۳۶۷۔ مطبعة المنار مصر - ۱۳۴۴ھ بحوالہ دعوة الامام محمد

بن عبد الوہاب، ص ۱۲۸)

مکہ کے علماء کے سامنے خود شیخ مرحوم نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ خود امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مقلد ہیں۔ اور چاروں ائمہ کی تقلید کرنے والوں میں سے کسی پر بھی نیکر نہیں کرتے۔ ہاں ان کے علاوہ جو کسی اور مذہب کا مقلد ہو اسے درست نہیں مانتے۔ بلکہ ان چاروں مذاہب میں سے کسی ایک کی تقلید پر لوگوں کو مجبور کریں گے۔

(الدرر السنیۃ، ج ۱، ص ۲۲ بحوالہ الوہابیہ، ج ۴، ص ۲۵)

(۴) اہل فضل و علم کیلئے اکراما کھڑے ہونے کے انتخاب کے قائل تھے۔

(مختصر زاد المعاد، ص ۲۹۶)

(۵) شیخ مرحوم کے فتاویٰ میں یہ بات موجود ہے کہ تین طلاق بیک وقت صحابہ کے دور میں تین ہی شمار کی جاتی تھیں۔ اور اس پر دلائل دئے۔ ملاحظہ ہو

(فتاویٰ و مسائل مندرجہ رسائل محمد بن عبد الوہاب، ج ۴، ص ۲۸)

نیز تین طلاق بیک وقت تین ہی شمار کی جاتی ہیں اس پر روافض کے خلاف زبردست دلائل دئے۔ ملاحظہ ہو: (الرد علی الرافضہ، ص ۴۲)۔

معلوم ہوا کہ شیخ کے نزدیک تین کو ایک سمجھنا روافض کا نظریہ تھا۔ شیخ فرماتے ہیں:

وإن طلق ثلاثاً بكلمة واحدة وقع الثلاث، قبل الدخول أو بعده، وهو

قول الأکثر

اگر ایک کلمہ سے تین طلاق دیں تو تین ہی ہوں گی عورت خواہ مدخول بھا ہو یا غیر مدخول بھا (مختصر الانصاف والشرح الکبیر، ج ۲، ص ۳۵۰)

(۶) تعویذات اور رقیہ شرعیہ کے قائل تھے۔ (زاد المعاد، ص ۳۰۳)

(۷) درود کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ پر سلام پڑھنے کے بھی قائل تھے چنانچہ ان کے خطوں کے مجموعہ پر مشتمل کتاب ”الخطب المنبرية“ میں قریباً چالیس مقامات پر حضور ﷺ پر درود کے ساتھ سلام کا ذکر بھی موجود ہے۔

(۸) شیخ نے ایک کتاب لکھی ”الکبائر“ جس میں عنوان باندھا کہ صالحین سے بغض و عداوت رکھنا یہ بھی کبیرہ گناہ ہے اور اس کے تحت مشہور حدیث ”من عادى لي وليا فقد اعدى لي حرباً“ ذکر کی۔

(الکبائر، ص ۳۰، باب بغض الصالحين)

اسی طرح ایک پورا باب قائم کیا: ”باب أذى الصالحين“ (الکبائر، ص ۶۰)

(۹) شیخ مسلمانوں کو فاسق یا کافر کہہ کر پکارنے کو کبیرہ سمجھتے اس پر پورا باب قائم کیا ملاحظہ ہو: (الکبائر، ص ۳۸)

(۱۰) اپنی کتاب الکبائر، ص ۵۵ پر اس روایت کو بھی ذکر کیا جس میں حضرت اسامہ بن زید نے ایک کلمہ پڑھنے والے کو قتل کیا اور جب رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ بار بار فرماتے یا أسامة أقتلته بعد ما قال: لا إله إلا الله؟

(الکبائر، ص ۵۶)

جب شیخ خود اس کو کبیرہ میں شمار کر رہے ہیں تو ان سے یہ گمان کیسے کیا جاسکتا ہے کہ وہ معاذ اللہ ناحق خونِ مسلم کے پیاسے تھے؟

(۱۱) اسی کتاب میں ”کتاب المظالم“ کے عنوان سے پورا باب قائم کیا۔ غرض ان کی یہ کتاب پڑھنے کے لائق ہے۔ اصلاح معاشرے میں اور مسلم معاشرے سے ظلم و ستم اور معاشرتی برائیوں کو ختم کرنے کیلئے یہ کتاب ایک سنگ میل کا کام دے سکتی ہے۔ اصلاح مسلم پر مشتمل ایسی

معركة الآرا کتاب لکھنے والا خود مسلمانوں پر کیسے ظلم و ستم کر سکتا ہے؟

(۱۲) شیخ مرحوم نے روافض کے خلاف ایک رسالہ ”الرد علی الرافضة“ لکھا جس میں رافضیوں کی خرافات کے رد کے ساتھ ساتھ صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کے زبردست فضائل بیان کئے۔

(۱۳) شیخ مرحوم نے واضح طور پر لکھا کہ انبیاء علیہم السلامؑ کی توہین کفر ہے۔

(رسالہ فی الرد علی الرافضة، ص ۵)

(۱۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا کہ وہ لوگوں میں سے سے زیادہ جری و قوی تھے۔

(رسالہ فی الرد علی الرافضة، ص ۶)

(۱۵) امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کو وہ بہت بڑی کرامات اور ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا سمجھتے تھے۔ (الرد علی الرافضة، ص ۴۷)

(۱۶) اہل بیت و امام حسین رضی اللہ عنہ کے دشمنوں کو ناصبی کہتے۔

(الرد علی الرافضة، ص ۴۸)

(۱۷) شیخ فرماتے ہیں: اہل بیت کی محبت واجب ہے۔

(الدرر السنیہ، ج ۲، ص ۲۳۲ بحوالہ الوہابیہ ج ۵، ص ۴)

(۱۸) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگیں لڑی اس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خطا اجتہادی پر تھے اور ایک اجر کے مستحق تھے۔

(الدرر السنیہ، ج ۱، ص ۲۳۵ بحوالہ الوہابیہ ج ۸، ص ۵)

وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ أَقْرَبُ إِلَى الْحَقِّ مِنْ مُعَاوِيَةَ وَأَصْحَابِهِ

(مختصر سیرۃ الرسول ﷺ، ص ۳۲۵)

حضرت علی اور ان کے اصحاب حضرت معاویہ اور ان کے اصحاب کے مقابلے میں حق کے زیادہ قریب تھے۔

(۱۸) شیخ فرماتے ہیں: وَأَجْمَعُ أَهْلَ السُّنَّةِ عَلَى السَّكُوتِ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ

الصَّحَابَةِ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. وَلَا يُقَالُ فِيهِمْ إِلَّا الْحَسَنَى. فَمَنْ تَكَلَّمَ فِي مُعَاوِيَةَ

أَوْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْإِجْمَاعِ

(مختصر سیرۃ الرسول ﷺ، ص ۳۲۶)

مشاجرات صحابہ میں سکوت پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع ہے۔ ان کے بارے میں سوائے کلمہ خیر کے اور کچھ نہیں کہا جائے گا۔ پس جو کوئی حضرت امیر معاویہؓ یا کسی اور صحابیؓ کے بارے میں کچھ نازیبا کہتا ہے تو وہ اس اجماع سے نکلنے والا ہے۔

(۲۰) حضرت شیخ مرحوم نے یزید کی حکومت کو فتنہ اور بطلان حدیث ابی ہریرہؓ لوٹنوں کی امارت سے تعبیر کیا۔ اور کہا کہ ان کی حکومت میں حضرت امام حسینؓ و اہل بیت کی شہادت کا واقعہ ہوا۔ اس کے بعد واقعہ حرہ پیش آیا اور تین دین کیلئے مدینہ میں قتل و غارت گری کو حلال کیا گیا۔ اس کے بعد اس کی فوج نے یزید کی موت تک حضرت عبد اللہ بن زبیر کے خلاف مکہ مکرمہ کا محاصرہ کئے رکھا۔

(مختصر سیرۃ الرسول ﷺ، ص ۳۲۹)

(۲۱) توسل بذوات الصالحین کے بارے میں شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ فروعی مسئلہ ہے۔ بعض صالحین کے توسل کے قائل ہیں اور بعض توسل کو صرف نبی کریم ﷺ کے ساتھ خاص مانتے ہیں، جیسا کہ امام احمد بن حنبلؓ نبی کریم ﷺ کے ساتھ توسل کرتے۔ جبکہ دیگر نے اس توسل کو مکروہ لکھا اور یہی ہمارا نظریہ ہے۔ لیکن چونکہ مسئلہ اجتہادی ہے لہذا ہم کسی گروہ پر نکیر نہیں کرتے۔ ہاں مصائب و آلام میں بزرگان دین کو مشکل کشا سمجھ کر ان سے مانگنا یہ جائز نہیں۔

العاشرۃ: قولہم فی الاستسقاء: لا بأس بالتوسل بالصالحین، وقول أحمد: يتوسل بالنبي صلى الله عليه وسلم خاصة، مع قولهم: إنه لا يستغاث بمخلوق، فالفرق ظاهر جدًا، وليس الكلام مما نحن فيه؛ فكون بعض يرخص بالتوسل بالصالحين وبعضهم يخصصه بالنبي صلى الله عليه وسلم، وأكثر العلماء ينهي عن ذلك ويكرهه، فهذه المسألة من مسائل الفقه 5، ولو كان الصواب عندنا: قول الجمهور: إنه مكروه، فلا ننكر على من فعله، ولا إنكار في مسائل الاجتهاد

(فتاویٰ و مسائل، ص ۶۸)

(۲۲) حضرت شیخ مرحوم ہیں رکعات تراویح کے قائل تھے۔

صلاة التراويح سنة مؤكدة سنّها رسول الله صلى الله عليه وسلم، وتنسب إلى عمر، لأنه جمع الناس على أبي بن كعب". والمختار عند أحمد: عشرون ركعة... أن عمر لما جمع الناس على أبي، كان يصلي بهم عشرين ركعة

(مختصر الانصاف والشرح الكبير، ص ۲۱۲)

(۲۳) بعد دفن قبر پر میت کیلئے دعا کے قائل تھے۔ قبر پر چلنے، ٹیک لگانے یا بیٹھنے کو مکروہ سمجھتے۔ اس طرح جس قبرستان میں نیک صالحین اولیاء اللہ مدفون ہوں اس قبرستان میں مسلمان کی تدفین کو مستحب سمجھتے۔ (مختصر الانصاف والشرح الكبير، ص ۲۹۴)

(۲۴) زیارت قبور کو مردوں کیلئے اجماعی مسئلہ اور عورتوں کیلئے اختلافی مسئلہ سمجھتے ہیں۔

(مختصر الانصاف والشرح الكبير، ص ۳۰۳)

(۲۵) شیخ نے علماء مکہ کے سامنے اس بات کا اقرار کیا کہ ہم پر یہ بہتان ہے کہ ہم قرآن کی من مانی تفسیر کرتے ہیں بلکہ تفسیر کے باب میں ہم تفسیر ابن جریر، ومختصر لابن کثیر الشافعی، وکذا البغوی، والبیضاوی، والخازن، والحداد، والجلاین وغیرہ جیسی کتب سے تفسیر کرتے ہیں اسی طرح حدیث کے باب میں ہم عقلائی، قطلانی، نووی اور علامہ مناوی کی تحقیقات پر اعتماد کرتے ہیں۔

(الدرر السنیہ، ج ۱، ص ۲۲۸ بحوالہ الوہابیہ، ج ۴، ص ۲۷)

(۲۶) شیخ فرماتے ہیں کہ ہم: ہم جنگ میں بچوں اور عورتوں کے قتل کو جائز نہیں سمجھتے۔ یہ ہم پر بہتان ہے کہ ہم اپنے مخالف عورتوں اور بچوں کو قتل کرتے ہیں اور عربوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ (الدرر السنیہ، ج ۱، ص ۲۲۸ بحوالہ الوہابیہ، ج ۴، ص ۲۸)

(۲۷) آپ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت افضل اعمال میں سے ہے۔

(کتاب التوحید، ص ۷۹، میر محمد کتب خانہ کراچی)

(۲۸) آپ ﷺ کی محبت کا فرض ہونا اور اس کا اپنی جان اپنی اولاد اور مال سے بڑھ کر

ہونا۔ (کتاب التوحید، ص ۱۰۷)